

سارے چار ملین سے زائد افغانی ہمارے ہاں ہیں کیلئے استعمال ہو رہی (باقی صفحہ 2 نمبر 26)



کونڈہ قومی اسپینڈنگ کمیٹی برائے اطلاعات

جرائم کی دنیا کے دو نام جو مکی وقف، ڈراور موت کی علامت ہوتے تھے وہ آج ختم شدہ

اسد شہزاد

داستان بھی بند ہو گئے جس طاقت پر وہ ناز کیا کرتے تھے وہ مٹی ہو گئے جس طاقت پر وہ جرائم کی دنیا کے بادشاہ کر کہا لے اور جن سے پولیس دور تو جن کے سامنے قانون بے بس اور لاچار تھا۔۔۔۔۔ اور جب ان کو موت آئی تو نہ پشیم، نہ طاقت اور نہ بد معاشری۔۔۔۔۔ بلکہ حقائق تو یہ ہیں کہ کلام کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو عمر کتنی ہی نہ ہو جائے ایسے کرداروں کا انجام صرف اور صرف رسوا کنی، موت ہے۔ گزشتہ دوں لاہور میں خاندانی دشمنی قائم کرنے والے ایک طاقتور انسان طعنی بٹ کو ان کا دکنگر دیا گیا یہ طعنی بٹ وہی کردار ہے جو تین عثرن تک وہ لاہوری انڈر ورلڈ کے نام سے مشہور رہا۔۔۔۔۔ اس دشمنی سے قبل اس سبزیں اسی اور نوے میں بھی بڑی خاندانی دشمنیاں لاہوری ماٹھے کا کلک رہی ہیں۔۔۔۔۔ آج سوشل میڈیا طعنی بٹ سے شروع ہو کر طعنی بٹ ہی کی داستانیں رقم کر رہا ہے۔ جدید دور میں جہاں ہماری سابی اور ثقافتی روایات کے ساتھ ساتھ معاشرے نے ہی بدلتے حالات اور زمانوں کے ساتھ کروڑوں بدلی تو گزرے تین عثرن میں جنم لینے والی دشمنیاں جب طاقت پکڑنے لگیں اور پھر ایک نہیں کئی چھوٹے بڑے ڈان پیدا ہوئے کئی حکمتیں آئیں کچھ نے ان لوگوں کے سر پر رحمت بھرا ہاتھ رکھا تو کچھ نے ان کو ختم کرنے کے اعلانات کیے مگر سلسلے بڑھتے گئے پرانے ڈانوں کی جگہ نئے ڈانوں نے بنائی آج کے سپردہ ماں قبل کی بات کرو تو یہ لڑائی بڑوں اور بڑوں کے مابین تک محدود ہو گئی دونوں خاندانوں کے بزرگوں سے لے کر نوجوانوں تک کو قبروں میں اتارا گیا اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری و ساری ہے الیکٹرک ایک اور سوشل میڈیا ان دونوں گرد پوں اور گردیوں کو خوب اچھا ل رہے ہیں ابھی یہ سلسلہ رگ انہیں اور بڑھنے کے امکانات زیادہ ہیں اگر انہی واقعات کو باضی کے حوالے سے دیکھیں تو ایک دور تھا جب پاکستان میں ڈاکو ازم رواج بہت تھا اور وہ ڈاکو بڑے ٹکڑے ہوتے تھے ایسے ٹکڑے کہ وہ میروں کو لوٹنے اور غریبوں کی ان لوٹے ہوئے مال سے مدد

نے ایک دور میں اپنی ریاست قائم کر ڈالی۔۔۔۔۔ نواب امیر کا لاہور کی کوچھوڑنے کی طرح پروان کرنے والے محمد خان ڈاکو

کر ایک شریف گھر کا فرزند تھا اس نے بھائی کے علاج کے لیے مدد چاہی جو مٹی اور پھرہ آستانہ گورنمنٹ پاکستان پیٹنج ایکٹا میں خان کی کہانی ایک طویل داستان اور طویل ہے اس کو رقم کرنے کے لیے ایک طویل کتاب درکار ہے۔ 63 سے 66 تک پاکستانی اخبارات میں ایک ہی بندہ چھاپا ہوا تھا اور اس کا محمد خان ہی نام صرف پاکستان میں نہیں بدھستان میں بھی اس کا چرچا تھا یہ وہ دور تھا اور جب ناگم اپنے بچوں کو یہ سلاطین تھیں کہ سوبھا محمد خان ڈاکو گائے جانے خوشاب سے تعلق رکھتے والے محمد خان ایک بڑے ڈاکو کے نام پر جانا تھا اس پر قتل کے الزامات لگائے گئے مگر اس نے زندگی بھر ایک تھک نہیں کیا اس کی ایک لگ لگاتار ریاست تھی جہاں اس نے لوٹ مار کا کاروبار کرنا ایک بازرگم کر رکھا تھا اور اپنی ریاست میں تھانہ پکھری خود گائے اور اس نے ہر پردی کی چوہا بہت کو پیچ کر رکھا تھا۔۔۔۔۔ ڈاکو تھا جس نے 22 سال جیل کاٹی اس کا چار بار پھانسی کا حکم ہوا مگر پھانسی پر لڑائی جاتی۔ 1989ء میں بے نظیر نے جب قیدیوں کی سزا معاف کرنے کا اعلان کیا جن کی عمر 60 سال سے زائد تھی اس رعایت میں محمد خان بھی رہا ہوا۔ اگر اسی کی زندگی کے چند اوراق تو ایک دور وہ تھا جب ملک امیر محمد خان گورنر پاکستان نواب آف لاہور اور صدر ایوب خان کے درمیان سیاسی کشمکش بہت بڑھ چکی تو کسی نے ایوب خان کے کا کا میں یہ بات ڈالی کہ گورنر نے آپ کو ڈاکو محمد خان کے ہاتھوں مروانے کی فیصلہ کر لیا ہے کہ یہ بندہ اس کا پالتو ڈاکو ہے ان دونوں کی بات ہے جب ایوب خان اقتدار ڈوب رہا تھا سب پھر کیا تھا ایوب خان نے زندہ مرد محمد خان کو پکڑنے کا اعلان کر دیا اس وقت محمد خان کے ساتھ اس کا بھائی ہاشم خان بھی اس کے جرائم کی دنیا میں شامل تھا ایوب خان نے تمام قانون نافذ کرنے والے اداروں کو حکم نامہ جاری کر دیا کہ مجھے زندہ یا مردہ محمد خان چاہیے۔ باآخر ایک روز وہ ڈاکو لکھا جائے تھا محمد خان کا سیاست سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں تھا

پاکستان اور افغانستان کے درمیان جنگ بندی کی مدت میں توسیع ہو چکی ہے۔ دونوں ملکوں کے اعلیٰ سطح کے وفدوں نے پہلے ہی جہاں قطر کے گمرانی (پاٹائی) میں ان کے درمیان بات چیت ہو گی اور تاؤ کے خاتمے کے لیے موثر اقدامات پر غور کیا جائے گا۔ قطر کے ساتھ طالبان کے تعلقات خوشگوار رہے ہیں اور افغانستان میں امریکی فوجوں کی موجودگی کے دوران بھی انہیں سفارتی سہولیات میسر رہی ہیں۔ پانچ برس پہلے دوحہ میں امریکہ اور طالبان کے درمیان دوحہ معاہدہ طے پایا تھا جس کے نتیجے میں امریکی فوجوں کا مکمل انخلاء ہوا۔ اس وقت یہ بھی طے پایا تھا کہ اپنی سرزمین میں ملک کے خلاف دہشت گردی کے لیے استعمال نہیں ہونے والے گامزنوں کو یہ فائدہ دہائی نہیں جاسکی۔ پاکستان پر افغانستان میں موجود دہشت گرد حملوں سے متعلقہ کر رہے ہیں۔ پاکستان کے وزیر دفاع خواجہ محمد آصف کے فراہم کردہ اعداد و شمار کے مطابق دہشت گردی کے 10 ہزار 347 واقعات کے دوران سولہ، فوجی اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے تین ہزار 844 شہداء کے لاشے اہم آغا بھیجے ہیں۔ اس دوران پاکستان کے وزیر خارجہ نے چار بار مکمل کا دورہ کیا، وزیر دفاع اور کئی اہل آس کے ڈیوٹی داروں مرتبہ وہاں گئے، پاکستان نے اپنے خصوصی نمائندے کو پانچ بار وہاں بھیجا، بکریڑی سطح کے

کیا یہ یکنی بٹ وہی کردار ہے جو تینوں کے نام سے مشہور  
تور پر چڑھا ہوا قبا اہب خان کوڈرانے کے  
لیے ملک امیر خان نے یہ سیاسی حربہ استعمال  
کیا تھا اور اس کی حد تک محمد خان اہب خان کے  
لیے ایک عرصہ تک وہاں جان بنا رہا۔۔۔۔۔  
ایک شریف آدمی سے ڈاکو بننے کے عمل تک  
محمد خان کی ایک طویل داستان بالآخر 8  
جنوری 1976ء میں 22 سالہ جیل میں  
گزرنے کے بعد اپنے اختتام کو پہنچی۔ رہا  
ہونے کے بعد یہ تصور کیا جاتا ہے کہ جیل کی  
زندگی انسان کو مزید بجرمانہ راستوں پر ڈال  
دیتی ہے مگر محمد خان کے ساتھ ایسا نہیں ہوا اور  
رہائی کے بعد جتنا عرصہ تک زندہ رہا اس نے  
اپنے علاقے کے لیے فلاحی کام کروانے کے  
علاوہ لوگوں کی خدمت میں وقت گزار دیا۔  
29 ستمبر 1989ء کو محمد خان کے سیاہ اور  
فلانی اور ڈاکو کے کردار کا خاتمہ ہو گیا محمد خان  
نہ تو پولیس مقابلوں میں مارا گیا نہ اس کو کسی  
نے مرادیا بلکہ وہ طبی موت مراد اور آخری  
بات۔۔۔۔۔ آپ نے لالی، پالی اور ہالی دو  
کی بڑی فلیمن ڈسچی ہوں گی جس میں ڈاکو  
گھوڑوں پر چب ڈاکو ڈالے آتے تو گاؤں  
کے گاؤں لوٹ کر لے جاتے اور یہ لوٹا ہوا  
مال وہ غریبوں میں تقسیم کرتے مگر محمد خان  
ڈاکو ایک جیتا جاگتا کردار تھا جو امیروں کو لوٹنا  
اور غریبوں کے گھروں کے چرائے جلاتا۔  
کاش آج کے دور میں ٹیکسیر کی بجائے دو  
چار ڈاکو ہوتے وہ بجائے اپنی ذاتی دشمنیوں  
کے ایک دوسرے کو بندے مہرانے یا ماکن  
کی گدیں اور سہاگنوں کے سہاگ ہائے بن  
کے امیروں کو لوٹنے غریبوں کے گھر بساتے  
کم از کم معاشرے ٹرکوں والے تو نہ طبیعت  
جتم لیتے۔ جرائم کی دنیا کے وہ نام جو کبھی  
خوف و زار اور موت کی علامت ہوتے تھے وہ  
آج ختم شدہ داستان بھی بند ہو گئے جس  
حالات پر وہ ناکار کیا کرتے تھے وہ مٹی ہو گئے  
جس حالات پر وہ جرائم کی دنیا کے بادشاہ  
کہلاتے اور جن سے پولیس دور تو جن کے  
سامنے قانون ہے بس اور لاچار تھا۔۔۔۔۔  
اور جب ان حکومت کی تو نہ جیسے۔ نہ حالات  
اور نہ بدامعاشی رہی۔۔۔۔۔ ملک خائن تو یہ  
ہیں کہ ظالم کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو معرقتی ہی  
نہ ہو جائے ایسے کرداروں کا انجام صرف اور  
صرف رسوا کن موت ہے۔ گزشتہ دنوں  
لاہور میں خاندانی دشمنی قائم کرنے والے  
ایک طاقتور انسان طبیعت کو ان کا دھڑکا  
خانا ڈاکو جانے گا۔

ایک ہی مطالبہ

کو کبھی بھارت کا حصہ قرار دے دیا۔ مشرق کے علاقے میں کی گئی اس شرارت (باحثت) نے پاکستان اور مشرق کے کروڑوں باشندوں کے دل زخمی کر دیے۔ افغانستان کو تمام تر حماقتوں و مفتی تحریکوں کے باوجود پاکستان دشمن ملک نہیں سمجھتا۔ 1979ء میں جب سوویت اتحاد کو جسے افغانستان پر حملہ آور ہوئی تھیں تو اس کے بعد پاکستان نے افغانستان کی آزادی اور خود بخاری کی مسلسل حمایت جاری رکھی ہے۔ سوویت فوجوں کو پسپا کرنے کیلئے عالمی اتحاد کو جو بیٹھے ہیں پاکستان نے تاریخی کردار ادا کیا، پیچھے سے دانشمندانہ قاعدہ سے ریاض تک طاقت کے سبب مراکز افغان حرارت کا دل کی پشت پر کھڑے ہو گئے، انہیں سبک فرما کر ہم کے گئے اور ان کے جہاد کو امراتی ٹھیک ہوئی۔ پاکستان نے اپنی سرزمین اپنے افغان بھائیوں کی راہ میں بچھا دی، لاکھوں افراد نے یہاں نہادی، برسوں ان کی یزبانی کی حق ادا کیا گیا۔ سویت فوجوں کی پسپائی کے بعد پاکستان نے افغانستان کی تعمیر میں مقدور تعاون کیا۔ آسامہ بن لادن کی تلاش میں جب خلیفہ اور امریکی افواج کا ٹیل پر چڑھ دوڑیں تو اس دوران بھی پاکستان نے حتی المقدور معزول ہونے والی طالبان حکومت کے

متعلقین و متاثرین کی ایک کشتی کی پاکستان کی خاموش معاونت حاصل نہ ہو تو یہ طالبان حکومت (ازسرف) کا ٹیل میں قائم نہ ہو پاتی یہ دعوی نہیں کیا جا سکتا کہ پاکستانی حکمرانوں (خصوصاً جنرل پرویز مشرف) کے کوئی کوٹاہی یا فخر و کدشت نہیں ہوئی۔ ایسے واقعات اور اقدامات کی نشاندہی کی جاسکتی ہے جن سے طالبان کو شکایات پیدا ہوئیں لیکن بحیثیت مجموعی پاکستان نے کدشت سکی عرشوں کے دوران اپنا بہت کچھ دیا اور لگا کر افغانستان کی آزادی اور خود بخاری کا پرچم بلند کر رکھا ہے۔ پاکستان کے قباہی طاہانوں میں جسے ہمیں والی تحریک طالبان پاکستان کو ابتدا میں افغان بھائیوں کی معاونت کا پابھجا چاہتا رہا لیکن بعد ازاں انہوں نے پاکستان کو کبھی نشاندہ نہایا، اس آس کے ستونچیں بڑی تعداد میں افغانستان کو اپنی جنت سمجھ کر دس پاؤں پارے بیٹھے ہیں۔ پاکستان سے پاکستان کا کوئی جھگڑا نہیں ہے، پاکستان اس پر شکایت تصور نہیں کر سکتا، اسے ایک ہی شکایت ہے اور اس کا ایک ہی مطالبہ ہے کہ افغانستان کی سرزمین پاکستان میں درآمد کی کے لیے استعمال نہ ہو۔ 2600 کلومیٹر لمبی سرحد جس میں جگہ جگہ سوراخ موجود ہیں، ہاڑ گنے کے باوجود جتنے

سیف اعوان

کیونکہ جب کوئی گروہ، تنظیم یا جھنڈا بار بار ریاست پر چڑھائی کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کا مقصد اور عوام کے جان و مال کا تحفظ برقرار رکھنے کے لیے بھی باپ کا رول کرتی ہے۔ ریاست کے لیے سب سے پہلے عوام کے جان و مال کا تحفظ اور ان کی زندگیوں میں آسائیاں لانام ہوتا ہے۔ جب کوئی ریاست کو بغاوت بنانے کی کوشش کرتا ہے تو ریاست تقیبنی طور پر اس کا رد عمل دیتی ہے۔ حالیہ دنوں میں پنجاب میں ایک مذہبی جماعت کی جانب سے عوام کے حقوق کو سلب کرنے کی کوشش کی گئی پہلے ریاست نے قتل کا مظاہرہ کیا لیکن جب مذہبی جماعت کی جانب سے معاملات انتہائی پیچیدہ لگے تو ریاست کو ایک سخت باپ کا رول بھی ادا کرنا پڑا۔ ایسا بدیہی ہرگز نہیں ہو سکتا کہ کوئی تنظیم گروہ یا جھنڈا ریاستی اداروں پر چڑھائی کرے اور عوام کے جان و مال کو نقصان پہنچانا شروع کر دے اور ریاست خاموش رہے۔ تاشاہی کا رول اور کرتی رہے۔ ریاست کی جو ذمہ داریاں ہوتی ہیں وہ اس نے ہر صورت پوری کرتی ہوتی ہے۔ 13 اکتوبر کو مذہبی جماعت کی جانب سے مرید کے میں جوچہ کیا گیا وہ پوری دنیا کا میڈیا دکھا چکا ہے۔ اس طرح پشپس اہلکاروں پر حملے کیے گئے سرکاری دفاتر اور کچلا گیا وہ ریاست کے لیے ناقابل برداشت ہو چکا تھا۔ اس لیے ریاست نے پھر ان بلوائین اور شدت پسندوں کو انہی کی زبان میں جواب دیا۔ پنجاب حکومت نے اپنی ذات قائم کرنے کے لیے تمام وسائل کو بروئے کار لانے کا فیصلہ کیا۔ وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز کی زیر صدارت امن وامان سے متعلق دوام ترین اجلاس ہوئے جس میں فیصلہ کیا گیا کہ اس جماعت کے لیے کسی قسم کی نری اعتبار نہیں کی جائے گی بلکہ ان کے اعمال کو منظر رکھتے ہوئے اس پر پابندی عائد کرنے کے لیے وفاقی حکومت کو باقاعدہ درخواست کی جائے۔ جسکی پنجاب کا مینڈے باقاعدہ بعد میں منظور بھی دے دی اور سمری وفاقی حکومت کو ارسال بھی کردی۔ 13 اکتوبر کے احتجاج میں سب سے زیادہ پنجاب پولیس کو

تسل میں کیا ہیں! پاکستان افغانستان میں موجود دہشت گردوں کی گرگاہ بنی ہوئی ہے۔ وہ ہمارے چائناؤں اور شہریں پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ اگر افغانستان حکومت میں یہ صلاحیت موجود نہیں ہے کہ وہ اپنی سرزمین پر موجود دہشت گرد گروہوں کی سرکوبی کر سکے تو پھر اسے پاکستان کے ساتھ مل کر کارروائیاں کرنے پر آمادہ ہو جانا چاہیے۔ افغان حکومت اگر خود اقدام کرے نہ پاکستان کے ساتھ مل کر مشترکہ حکمت عملی بناتی ہے تو پھر کبھی سمجھا جائے گا کہ وہ دوسرے پیکار سے اپنی سمورت میں اُسے متاح کیسے کرتے ہیں۔ لیکن تیار ہونا ہوگا۔ پاکستان کی فوجیں جو جہتوں اور ماحول پر گورنگی ہیں، فقط اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے۔ تحریک انصاف کے بانی عمران خان تسلیم سے مذاکرات کی اہمیت واضح کر رہے ہیں، ان کے کٹھن پیڑ پڑا بھی ملی اس پر زور دیتے چلے جا رہے ہیں۔ مذاکرات بہت ہو چکے ہیں، یہ بھی ہونے چاہئیں، جو مذاکرات کے لیے آمادہ ہو اس سے بات کرنے سے انکار کا شیوہ ہم درگاہیں نہیں لکھیں ہیں۔ بات ہم پر اور ہمارے سب دوستوں اور دشمنوں پر واضح ہو جانی چاہیے کہ پاکستان افغانستان پر قبضے کا ارادہ رکھتا ہے، نہ حملہ آور ہونے کی حماقت کر سکتا ہے، وہ دو ٹوٹی سرحدوں کے اندر آسمن کا خواباں ہے۔ اپنے اور حملہ آور ہونے والوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کر رہا

بھی ایک جہد ہوئی ہے جب کوئی بار بار ریاست پر چڑھائی کرنے کی کوشش کرتا ہے، عوام کے جان و مال کو نقصان پہنچاتے ہیں، اقلیتوں کے حقوق کو سلب کرنے کی کوشش کرتا ہے تو پھر ریاست اس کا رد عمل دیتی ہے۔ اب اسی رد عمل کا سامنا اس تحریک لیک کو کرنا پڑ رہا ہے۔ آنے والے دنوں میں اس مذہبی تنظیم کے لیے مزید مشکلات درپیش کیونکہ اب پنجاب حکومت فیصلہ کر چکی ہے کہ اس گروہ سے نہ ملے، نہ مل ہوں گے نہ ہی ان کے ساتھ کسی قسم کی نرمی کی جائے گی۔ ریاست ایک ہی وقت میں ماں کا بھی رول ادا کر رہی ہوتی ہے اور ساتھ باپ کا بھی رول ادا کرتی ہے ریاست کا ہر وقت رویہ ماں جیسا نرم دل اور شفقت نہیں ہو سکتا کبھی کبھی ریاست کو باپ کا بھی رول ادا کرنا پڑتا ہے کیونکہ جب کوئی گروہ، تنظیم یا جھنڈا بار بار ریاست پر چڑھائی کرنے کی کوشش کرتا ہے تو ریاست قائم رکھنے اور عوام کے جان و مال کا تحفظ برقرار رکھنے کے لیے بھی باپ کا رول ادا کرتی ہے۔ ریاست کے لیے سب سے پہلے عوام کے جان و مال کا تحفظ اور ان کی زندگیوں میں آسائش لازم ہوتا ہے۔ جب کوئی ریاست کو بھگانا چاہے یا کوشش کرتا ہے تو ریاست یقینی طور پر اس کا رد عمل دیتی ہے۔ حالیہ دنوں میں پنجاب میں ایک مذہبی جماعت کی جانب سے عوام کے حقوق کو سلب کرنے کی کوشش کی گئی پہلے ریاست نے قتل کا مظاہرہ کیا لیکن جب مذہبی جماعت کی جانب سے معاملات انتہائی پیچیدہ گئے تو ریاست کو ایک سخت باپ کا رول بھی ادا کرنا پڑا۔ ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا کہ کوئی تنظیم گروہ یا جھنڈا ریاستی اداروں پر چڑھائی کرے اور عوام کے جان و مال کو نقصان پہنچانا شروع کر دے اور ریاست خاموش نہ رہے۔ تماشائی کا رول ادا کرتی رہے۔ ریاست کی جو ذمہ داریاں ہوتی ہیں وہ اس نے ہر صورت پوری کرتی ہوتی ہے۔ 13 اکتوبر کو مذہبی جماعت کی جانب سے مرید کے میں جو چھوکیا گیا وہ پوری دنیا کا دیکھا گیا چھوٹا سا۔ اس طرح پولیس بلکلوں پر حملے کیے گئے سرکاری دفتری الماک کو چھوٹا گیا وہ ریاست کے لیے ناقابل برداشت ہو چکا تھا۔ اس لیے ریاست نے پجران بلوائین اور شدت پسندوں کو انہی کی زبان میں جواب دیا۔ پنجاب حکومت نے اپنی قائم کرنے کے

جی ایک حد ہو ہے جب کوئی بار نقصان اٹھاتا پڑا۔ پنجاب پولیس نے ایک ڈیڑھ دو افسروں کو ہونے کا مظاہرہ کرتے ہوئے مذہبی جماعت کی جانب سے غیر سیاسی اور شیشال انگیز روئے کا جھل کے ساتھ مظاہرہ کیا۔ انسانی جانوں کے بڑے پیمانے پر شیعہ سے بچنے کے لیے پنجاب پولیس نے ایک پرفیشنل فورس ہونے کا جھوٹ دیا۔ پنجاب پولیس کے سینکڑوں جوان ان بولیوں اور شدت پسند گروہ کے حملوں سے شہر پر امن ہوئے اس پر پنجاب پولیس کی لیڈر شپ اور اس کا برہان جوان تحریک کا مستحق ہے۔ پنجاب میں امن و امان کو قائم رکھنے کے لیے ایسی جی پی پنجاب اور ان کی فورس نے بھرپور ڈیڑھ داری سے اپنے فرائض انجام دیے ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب سریم نواز نے شدت پسند گروپ کے سامنے سیدہ پلائی دیوار بن کر کھڑے ہو کر ثابت کر دیا ہے کہ وہ ایک مضبوط اعصاب کی مالک وزیر اعلیٰ ہے۔ وہ کسی بھی جتنے یا گروہ کے دباؤ میں نہیں آئے والی وہ تمام مشکل حالات کو بھرپور شکل اور برادری کے ساتھ سامنا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ وہ کسی گروہ سے بلکہ میل نہیں ہونے والی بلکہ وہ پنجاب کے عوام کے تحفظ کے لیے تمام مشکل فیصلے کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے۔ انہوں نے حکومت کی رٹ کو قائم کر کے ثابت کر دیا ہے کہ وہ واقع میں ایک باصلاحیت اور مضبوط اعصاب کے مالک وزیر اعلیٰ ہیں۔ عموماً ایسے حالات میں حکمران دباؤ میں آتے ہیں اور مذہبی طبقات کی جانب سے ان کو بلیک میل کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے حکمران طبقے کو پسپائی اختیار کرنا پڑتی ہے لیکن اس مرتبہ صورتحال بالکل مختلف ہے۔ سریم نواز اس شدت پسند گروہ کے حمایتی مذہبی طبقات کے سامنے بھی ڈنٹ ڈالتی ہیں۔ انہوں نے اپنے کیے ہوئے فیصلوں پر عمل درآمد کرنے کی بجائے اس مذہبی جماعت کی جانب سے گزشتہ تین سال میں پنجاب میں 25 ایسے واقعات رپورٹ ہوئے جن میں مختلف مذہب کے مذہبی عبادت گاہوں پر حملے کیے گئے جن میں اس مذہبی جماعت کے کارکن براہ راست ملوث پائے گئے۔ ان واقعات کے پیش آنے کے بعد پاکستان کا دنیا میں بیچ بچہ طرح متاثر ہوا لیکن جال ہے اس مذہبی جماعت کی لیڈر شپ کو کوئی پشیمانی کا سامنا کرنا پڑا ہو۔ ریاست کی برداشت کی

لیے تمام وسائل کو بروئے کار لانے کا فیصلہ کیا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز کی زیر صدارت امن وامان سے متعلق دوام ترین اجلاس ہوئے جس میں فیصلہ کیا گیا کہ اس جماعت کے لیے کسی قسم کی نئی اختیار نہیں کی جائے گی بلکہ ان کے اعمال کو مد نظر رکھتے ہوئے اس پر پابندی عائد کرنے کے لیے وفاقی حکومت کو باقاعدہ درخواست کی جائے گی۔

پنجاب کا مینینہ باقاعدہ بعد میں منظور بھی دے دی اور سرسری وفاقی حکومت کو ارسال کردی جس کی 13 تا 17 اکتوبر کے احتجاج میں سب سے زیادہ پنجاب پولیس کو نقصان اٹھانا پڑا۔ پنجاب پولیس نے ایک ذمہ دار فوس ہونے کا مظاہرہ کرتے ہوئے مذہبی جماعت کی جانب سے غیر سیاسی اور اشتعال انگیز رویے کا عمل کے ساتھ مظاہرہ کیا۔ انسانی جانوں کے بڑے پیمانے پر ضیاع سے بچنے کے لیے پنجاب پولیس نے ایک پری فیضل فوس ہونے کا ثبوت دیا۔ پنجاب پولیس کے سینکڑوں جوان ان بلوائین اور شدت پسند گروہ کے حملوں سے زخمی ہوئے اس پر پنجاب پولیس کی لیڈر شپ اور اس کا ہر جوان خراج تحسین کا مستحق ہے۔

پنجاب میں امن وامان کو قائم رکھنے کے لیے آئی جی پنجاب اور ان کی فوس نے پھر پور ذمہ داری سے اپنے فرائض سر انجام دیے ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز نے شدت پسند گروپ کے سامنے سیدہ پلائی یو وار بن کے کھڑے ہو کر ثابت کر دیا ہے کہ وہ ایک مضبوط اعصاب کی مالک وزیر اعلیٰ ہے۔ وہ کسی بھی جتنے یا گروہ کے دباؤ میں نہیں آنے والی وہ تمام مشکل حالات کو پھر پور تحمل اور بردباری کے ساتھ سامنا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ وہ کسی گروہ سے بلیک میل نہیں ہونے والی بلکہ وہ پنجاب کے عوام کے تحفظ کے لیے تمام مشکل فیصلے کرنے کی پھر پور صلاحیت رکھتی ہیں۔ انہوں نے حکومت کی کٹ کٹ کا حکم کے ثبات کر دیا ہے کہ وہ واقع ہی ایک باصلاحیت اور مضبوط اعصاب کے مالک وزیر اعلیٰ ہیں۔ عموماً ایسے حالات میں حکمران دباؤ میں آتے ہیں اور مذہبی طبقات کی جانب سے ان کو بلیک میل کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے حکمران جیتے کو پسپائی اختیار کرنا پڑتی ہے لیکن اس مرتبہ صورتحال بالکل مختلف ہے۔ مریم نواز اس شدت پسند گروہ کے حمایتی مذہبی طبقات کے سامنے بھی ڈنٹ گی ہیں۔ انہوں نے اپنے کیے ہوئے فیصلوں پر عمل درآمد کرنے کی ٹھان لی ہے۔

**مریم نواز کسی سے بلیک میل نہیں ہوگی**

بھی ایک حد ہوتی ہے جب کوئی بار بار ریاست پر چڑھائی کرنے کی کوشش کرتا ہے، عوام کے جان و مال کو نقصان پہنچاتے ہے، اقلیتوں کے حقوق کو سلب کرنے کی کوشش کرتا ہے تو پھر ریاست اس کا رد عمل دیتی ہے۔ اب اسی رد عمل کا سامنا اس تحریک بلیک کو کرنا پڑ رہا ہے۔ آنے والے دنوں میں اس مذہبی تنظیم کے لیے مزید مشکلات برپا ہوں گی کیونکہ اب پنجاب حکومت فیملہ کریم کی بے کاس گروہ سے بلیک میل ہوں گے نہ ہی ان کے ساتھ کسی قسم کی نرمی کی جائے گی۔ ریاست ایک ہی وقت میں ماں کا بھی رول ادا کر رہی ہوتی ہے اور ساتھ باپ کا بھی رول ادا کرتی ہے ریاست کا ہر وقت رویہ ماں جیسا نرم دل اور شفقت نہیں ہو سکتا۔ ابھی بھی ریاست کو باپ کا بھی رول ادا کرنا پڑتا ہے کیونکہ جب کسی گروہ، تنظیم یا جھٹھہ بار بار ریاست پر چڑھائی کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کا تھم کر رکھنے اور عوام کے جان و مال کا تحفظ برقرار رکھنے کے لیے بھی باپ کا رول ادا کرتی ہے۔ ریاست کے لیے سب سے پہلے عوام کے جان و مال کا تحفظ اور ان کی زندگیوں میں آسائیاں لانا ہی ہوتا ہے۔ جب کوئی ریاست کو برباد بنانے کی کوشش کرتا ہے تو ریاست یقینی طور پر اس کا رد عمل دیتی ہے۔ حالیہ دنوں میں پنجاب میں ایک مذہبی جماعت کی جانب سے عوام کے حقوق کو سلب کرنے کی کوشش کی گئی پہلے ریاست نے حمل کا مظاہرہ کیا لیکن جب مذہبی جماعت کی جانب سے معاملات انتہائی پیچھے گئے تو ریاست کو ایک سخت باپ کا رول بھی ادا کرنا پڑا۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ کوئی تنظیم گروہ یا جھٹھہ ریاستی اداروں پر چڑھائی کرے اور عوام کے جان و مال کو نقصان پہنچانا شروع کر دے اور ریاست خاموش تماشائی کا رول ادا کرتی رہے۔ ریاست کی جو ذمہ داریاں ہوتی ہیں وہ اس نے ہر صورت پوری کرتی ہوتی ہے۔ 13 اکتوبر کو مذہبی جماعت کی جانب سے مرید کے میں جو کچھ کیا گیا وہ پوری دنیا کا میڈیا دھچکا ہے۔ اس طرح پولیس بالکل دھڑلے کے لیے سرکاری دہشت گردی کے ملوک کو بلیک میل کیا گیا اور ریاست کے لیے ناقابل برداشت ہو چکا تھا۔ اس لیے ریاست نے پھران پولیوائیڈ اور شدت پسندوں کو انہی کی زبان میں جواب دیا۔ پنجاب حکومت نے اپنی رٹ قائم کرنے کے

نقصان اٹھانا پڑا۔ پنجاب پولیس نے ایک دہشت گرد فورس ہونے کا مظاہرہ کرتے ہوئے مذہبی جماعت کی جانب سے غیر سیاسی اور شعل انگیز رویے کا تحمل کے ساتھ مظاہرہ کیا۔ انسانی جانوں کے بڑے پیمانے پر نقصان سے بچنے کے لیے پنجاب پولیس نے ایک رد فٹشل فورس ہونے کا ثبوت دیا۔ پنجاب پولیس کے سینکڑوں جوان ان پولیوائیڈ اور شدت پسند گروہ کے حملوں سے بچنے میں اسے ہر پنجاب پولیس کی لیڈر شپ اور اس کا ہر جوان خراج تحسین کا مستحق ہے۔ پنجاب میں امن و امان کو قائم رکھنے کے لیے ان کی جی پنجاب اور ان کی فورس نے بھرپور ذمہ داری سے اپنے فرائض سر انجام دیے ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز نے شدت پسند گروپ کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن کے کھڑے ہو کر ثابت کر دیا ہے کہ وہ ایک مضبوط اعصاب کی مالک وزیر اعلیٰ ہے۔ وہ کسی بھی جھٹھے یا گروہ کے دباؤ میں نہیں آنے والی وہ تمام مشکل حالات کو بھرپور تحمل بردہاری کے ساتھ سامنا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ وہ کسی گروہ سے بلیک میل نہیں ہونے والی بلکہ وہ پنجاب کے عوام کے تحفظ کے لیے تمام مشکل فیصلے کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے۔ انہوں نے حکومت کی رٹ کو قائم کر کے ثابت کر دیا ہے کہ وہ واقع ہی ایک باصلاحیت اور مضبوط اعصاب کی مالک وزیر اعلیٰ ہیں۔ عوام ایسے حالات میں حکمران دباؤ میں آتے ہیں اور مذہبی طبقات کی جانب سے ان کو بلیک میل کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے حکمران طبقہ کو پسپائی اختیار کرنا پڑتی ہے لیکن اس مرتبہ صورتحال بالکل مختلف ہے۔ مریم نواز اس شدت پسند گروہ کے حمایتی مذہبی طبقات کے سامنے بھی ڈنٹ کی ہیں۔ انہوں نے اپنے کیے ہوئے فیصلوں پر عمل درآمد کرنے کی ٹھان لی ہے۔ اس مذہبی جماعت کی جانب سے گزشتہ تین سال میں پنجاب میں 25 ایسے واقعات رپورٹ ہوئے جن میں مختلف مذہب کے مذہبی عبادت گاہوں پر حملے کیے گئے جن میں اس مذہبی جماعت کے کارکن براہ راست ملوث پائے گئے۔ ان واقعات کے پیش آنے کے بعد پاکستان کا دنیا میں بیچ بچے طرح ستارہ ہوا لیکن جال ہے اس مذہبی جماعت کی لیڈر شپ کو کوئی پشیمانی کا سامنا کرنا پڑا ہو۔ ریاست کی برداشت کی

سیاسی جماعتیں اور دینی تحریکیں  
استحکام اور قومی وحدت کے  
انہیں دیوار سے لگانا یا ان کے  
ملک دشمن عناصر کے ایجنڈے  
ہے۔ انہوں نے کہا کہ مساجد  
صرف غیر دانشمندانہ قدم  
ہیں۔ اکتالہ کر آؤں گے

# بين الاقوامی خبریں

١٠٠٠

جلد تشخیص سے قیمتی زندگیوں کو بچایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کو بااختیار بنانا بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کی اولین ترجیح ہے، میڈیا میں چھائی کے سرطان سے آگاہی کے پیغامات نشر کیے جانے چاہیے، میڈیا عوامی آگاہی میں کلیدی کردار

طالباں! حکومتِ عراق کے ذریعے بھارت کی سیکورٹی کی ضرورت کو ملحوظ رکھ کر دینی حریفِ عربی

13 لوگوں کو بھارت بریف کیس بھر کر پیسے دیتا ہے، ان کی باریاں ہوتی ہیں، یہ سلسلہ ایک سے ڈیڑھ سال سے چل رہا ہے۔

**دنیاسن امن** اس کو ملتا ہے جو طاقت کا مظاہرہ کرے، کردار کو کوئی امن نہیں ملتا، ہمارے پاس ہے جسے ہمیں تھے مگر صلاحیت تھی، گنگنا

اسلام آباد (ای این ایم) وفاقی وزیر برائے ریلوے کے خاکی کرنا نہیں، اس کے علاوہ ان کے پاس کوئی تقریر کو انہوں نے بھارت کے خلاف جنگ میں ملحق جامہ نہیں بنایا، اس جنگ کے بعد خارجہ پالیسی اچھی نہیں بنی، اس کے بجائے بیسی بیسی ہوئی، ہم اور پاکستان کے انڈسٹریز کو نقصان پہنچا رہے ہیں، پاکستان کا مقصد ہی ہے جو پیپل تھا، ہمارا مقصد واضح ہے جو دھڑورہ چمکے ہیں ان کو بھارت کے حوالے کر کے بھجوا کر کھانے

بزر پاکستانیوں کے نطفوں میں تقریباً تھی، اس پوری کہنا تھا کہ جب سے ہم (صفحہ 4 نمبر 4)

[illegible]

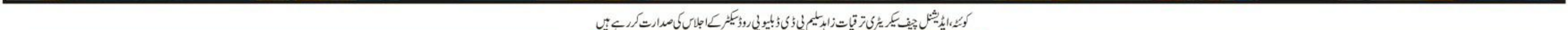
لاہور آلودہ ترین شہروں میں سرفہرست، اے کیو آئی 292 تک جا پہنچا

صبح کم درجہ حرارت کے باعث آلودہ ذرات زیادہ درجہ حرارت میں معلق رہیں

لاہور (یو این اے) لاہور کی فضا شدید آلودہ ہو گئی، پراگندہ ہوا، سمک، مائیکرو گریٹس، مائیکرو پلاسٹکس کے مطابق مشرق سے آلودہ ہوا، لاہور کے وسطی علاقوں میں آلودہ ہوا کی آلودگی کے باعث آلودہ ذرات زیادہ درجہ حرارت میں معلق رہیں

لاہور (یو این اے) لاہور کی فضا شدید آلودہ ہو گئی، پراگندہ ہوا، سمک، مائیکرو گریٹس، مائیکرو پلاسٹکس کے مطابق مشرق سے آلودہ ہوا، لاہور کے وسطی علاقوں میں آلودہ ہوا کی آلودگی کے باعث آلودہ ذرات زیادہ درجہ حرارت میں معلق رہیں

لاہور (یو این اے) لاہور کی فضا شدید آلودہ ہو گئی، پراگندہ ہوا، سمک، مائیکرو گریٹس، مائیکرو پلاسٹکس کے مطابق مشرق سے آلودہ ہوا، لاہور کے وسطی علاقوں میں آلودہ ہوا کی آلودگی کے باعث آلودہ ذرات زیادہ درجہ حرارت میں معلق رہیں



حکومت کے پاس عدویں عمل درآمد کیلئے ایک ماہ بے پیپلز پارٹی

[illegible][illegible][illegible]A wide-angle photograph showing a massive crowd of people gathered in an open field for an outdoor event. In the background, a stage area is visible with some equipment and a few trees. The crowd is dense and fills most of the frame.

**پاکستان اور افغانستان کے درمیان امن و امان کیلئے میکنگز پرائیویٹ**

دونوں ممالک نے فالو اپ ملاقاتوں پر رضامندی اور جنگ بندی کے تسلسل اور عملدرآمد کو یقینی بنانے پر بھی اتفاق کیا ہے

امید ہے یہ اقدام سرحدی کشیدگی ختم کرنے میں مددگار ہوگا۔ پاکستان، افغانستان، دوچہ مذاکرات کی صوبائی، افغانستان نے فالو اپ ملاقاتوں پر رضامندی ظاہر

حالیہ کھینچی کے تناظر میں حقیر کے والد کو امریکا و دو  
دشیں ہونے والے مذاکرات میں دونوں ہمसाپی  
لگ نے فری جنگ بندی پر اتفاق کیا۔ یہ قری  
وزارت خارجہ کی جانب سے جاری اعلامیہ کے مطا

ریاست قطر اور جمہوریہ ترکی نے، دوران مذاکر  
ات پاکستان اور افغانستان میں جبکہ بنری کا فیصلہ  
کرتے ہوئے پانچ اراسن اور استحکام معیار پر  
اتفاق کیا۔ اعلامیہ میں بتایا گیا کہ پاکستان اور

کرتے ہوئے، جنگ بندی کے منتقل اور عملدرآمد  
کو یقینی بنانے پر بھی اتفاق کیا گیا۔ اعلامیہ میں  
کہا گیا کہ پاکستان اور افغانستان کی جانب سے  
اسن اور استحکام کیلئے (صفحہ 7 نمبر 32)

قومی ایئر لائن کی گنجائی دروازوں نماز میں کے میڈیکل  
پر لیبر اینڈ نیزار اور بولنگ ٹیم میں ڈیڑ ایک رقرار

ساختہ کارساز کے شہداء کی قربانیاں جمہوریت کی بنیاد ہیں، میر محمد یعقوب کھوسو  
قوم 18 اکتوبر کے شہداء کو کسی فراموش نہیں کرے گی، جمہوریت کیلئے عظیم قربانی دی گئی